

[?am?m???](#)
[?am?](#)
[?am?](#)
[?am?](#)
[?am? ? ? ? ? ?m??m?? ??](#)
[?am?](#)
[more...](#)

14 نومبر 2011ء

روزنامہ امت کراچی

کریم خیم

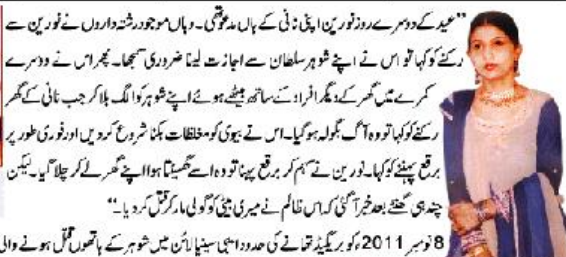
آصف سہو + اقبال اعوان + راشد ملک + شاہد کریم + دانش خان

سُنی تحریک کے کارکن نے عید کے دن بیوی کو قتل کر دیا

زبردستی شادی کی تھی۔ نورین نے نانی کے گھر رکے کو کہا تو مشتعل ہو کر گھسیٹا ہوا گھر لے گیا۔ چند گھنٹے بعد بیٹی کے قتل کی خبر آگئی۔ پولیس سلطان کی گرفتاری میں سنجیدہ نہیں۔ مقتولہ کے باپ ساجد کا شکوہ



ناصر ولیم محمد سلطان



مقتولہ نورین بی بی کا گرامر تصویر

8 نومبر 2011 کو بریگیڈ قتل نے حدود اسی سینیٹاؤن میں شوہر کے ہاتھوں قتل ہونے والی نورین کے والد ساجد کو قتل کر دیا اور اس نے اپنے شوہر سلطان سے اجازت لینا ضروری سمجھا۔ پھر اس نے دوسرے کمرے میں گھر کے دیگر افراد کے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے شوہر کو الگ باکر جب نانی کے گھر رکے کو کہا تو وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ اس نے بیوی کو مغلطات بکن شروع کر دی اور فوری طور پر برقع پہنے کر نورین کے کمرے میں داخل ہو کر برقع پہنا تو وہ اسے گھسیٹتا ہوا اپنے گھر لے کر چلا گیا۔ لیکن چند ہی گھنٹے بعد پھر آگئی کہ اس ظالم نے میری بیٹی کو گولی مار کر قتل کر دیا۔

مقتولہ نورین بی بی کا گرامر تصویر

برقی بیٹی پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا تھا۔ وہ میں ہی تحریک کی دھمکیاں دیتا تھا۔ اب میری بیٹی کو قتل کر کے بھاگا ہوا ہے۔ انہوں نے گھوڑہ کیا کہ پولیس میری بیٹی کے قتل کی تحقیقات نہیں کر رہی ہے۔ قاتل کی تلاش کے حوالے سے پولیس کے رویے نے مجھے مایوس کر دیا ہے۔ لیکن میں اپنی بیٹی کے قاتل کو عدالت سے سزا دلوا کر رہوں گا۔ مقتولہ نورین کے والد ساجد نے بتایا کہ اس کی موٹر سائیکل ملکیٹ کی دکان ہے جس سے وہ اپنے کپڑے کی گز برسر کرتا ہے۔ ساجد نے بتایا کہ اس نے دو شاہیاں کی ہیں، پہلی بیٹی سے 5 اور دوسری بیٹی سے 4 بیٹے ہیں۔ نورین پہلی بیٹی ہے۔ ساجد نے بتایا کہ میں تو سلطان کے سخت خلاف تھا کیونکہ محلے میں اس کا سردار اچھا نہیں تھا، وہ فساد کرتا تھا، علاقے میں آئے روز جھگڑے کرتا اور لوگوں کو تنگ کر رہا اس کی عادت تھی۔ وہ خود کو سنی تحریک کا کارکن جانتا تھا۔ قریبی قریبی کی کھالیں بچ کر گاؤ یا بہت وصولی، ایسے ہر کام کیلئے علاقے میں سلطان ہی آتا تھا۔ وہ اکثر میرے مکان کے سامنے کھڑا ہوتا تھا۔ میں نے ایک دن اعتراض کیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں کسی کے باپ کی نہیں ہے، تم اعتراض کرنے والے دن ہوئے ہو۔ اس کے دھمکی آمیز لہجے پر میں خاموش ہو گیا۔ میں نے اپنے گھر میں اس بات کو تذکرہ کیا تو میری بیوی نے بتایا کہ سلطان نے ایک محلے دار کو سنا ہے تمہاری دوسری بیٹی کے پہلے شوہر سے جو بیٹی (ف) ہے، اس کے لئے رشتہ بھیجا ہے۔ میں نے یہ بات سنی تو غصہ میں آ گیا۔ کیونکہ میں سلطان کا کردار جانتا تھا، میں نے اپنی سوتیلی بیٹی (ف) کا رشتہ سلطان سے کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ تک خاموش چھانی رہی لیکن ایک دن پتہ چلا کہ میری بیٹی سے جو بیٹی نورین ہے، سلطان اس میں دھکی لے رہا ہے اور اس کا میرے گھر پر بھی آنا جانا شروع ہو گیا ہے۔ یہ سن کر مجھے شدید غصہ آیا اور میں نے اپنی دو بیویوں سے کہہ دیا کہ میں سلطان سے اپنی کسی بیٹی کی شادی نہیں کروں گا۔ یہ بات سلطان کو معلوم ہو گئی اور اس نے مجھے مختلف طریقوں سے دباؤ میں لینے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کی دھمکیوں کے بعد میں نے متحدہ اور سنی تحریک کے یونٹ میں اس کے خلاف درخواست دی۔ جس کے بعد سلطان کے گھر والوں اور میرے اہل خانہ کے درمیان ایک جگہ ہو گیا جس میں بیٹے ہو کر لڑائی سے پوچھا جائے کہ وہ سلطان سے شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ لیکن بد قسمتی سے نورین نے فوری حادی بھری۔ کیونکہ سلطان نے نورین کو اپنی ہیبت کے جال میں پھنسا دیا تھا۔ وہ اس سے مو بائیل فون پر باتیں اور اسٹیم ایس کر رہا تھا۔ میں نے اسے بہت کچھ بولایا لیکن وہ تودو پوانی ہو گئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ سلطان کے خیر ذمہ نہیں روکتی۔ اس نے سب کے سامنے اپنا فیصلہ نا کر مجھے یہ سن کر دیا تھا۔ اس کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوراً میں نے حادی بھری لیکن میرے دل میں ایک انجان سا خوف رہنے لگا تھا۔ 2005ء میں نورین اور سلطان کی شادی ہوئی تھی۔ لیکن شادی کے چند ماہ بعد ہی نورین مجھ کو بھی سی رہنے لگی تھی۔ اس کا سسرال میرے گھر کے قریب ہی تھا۔ میں جب بھی اس سے پوچھتا تو وہ طبیعت کی خرابی کا بجا نہ کر دیتی تھی لیکن مجال بیوی کے گھڑے کہاں چھپتے ہیں۔ ایک دن سلطان نے میری بیٹی کو سبے دردی سے پٹا، نورین کے چہرے پر شش و نشان دیکھ کر میں نے پوچھا تو اس نے پھر برباد نہ کر دیا کہ میں بھی نہیں لیکن جب میں نے اسے اپنی قسم دی تو وہ میرے سینے سے ٹک کر پھوٹ کر پھوٹ کر رہ گئی۔ میری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ میرے دل میں جو خدشات تھے وہ درست ثابت ہو گئے تھے۔ میں نے نورین سے کہا کہ میں سلطان سے بات کرتا ہوں تو اس نے مجھے روک دیا اور تنہی قلی خدا کے لئے آپ ارباب سے کچھ گاہ۔ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا دے گا۔ وہ ہر وقت فی بی بی پتوں اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ میں نے کو بیان قسم کہ اب تک یہ عزم برداشت کرتی رہوں گی۔ تو اس نے کہا کہ جو میری قسمت میں لکھا ہے، وہ تو ہو کر رہے گا۔ پھر چند ماہ بعد سلطان نے دوبارہ نورین کو بری طریقہ کار سے نہ رہا کیا۔ میں نے سلطان کو گئی میں روک کر پوچھا تو اس نے مجھ سے بدتمیزی کی اور کہا کہ یہ میرا اور نورین کا معاملہ ہے۔ میں نے کہا، میں نورین کا باپ ہوں۔ تو وہ بولا، جو کر سکتے ہو کر لو۔ اس کے دھمکی آمیز لہجے سے میں پریشان ہو گیا۔ میں نے سلطان کے گھر والوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کیے اور انہیں کہا کہ وہ سلطان کو بھی نہیں کہہ دیا بیٹی جو میری قسمت میں لکھا ہے، وہ تو ہو کر رہے گا۔ ایک دن نورین نے مجھے بتایا کہ سلطان جٹ رکن سے گھر چھوڑ کر اسے بی سیٹھ لائے میں کر اسے کامکان لے رہا ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ وہ چو کو کوئی نہیں ہے، اس سلطان کا کہنا ہے کہ یہ علاقہ خراب ہو رہا ہے۔ پھر وہ اسے بی سیٹھ لائن خٹٹ ہو گئی۔ نورین مجھے میں ایک پارسیک آتی تھی لیکن سلطان کی طرف سے اسے اپنے سینک میں رات گزارنے کی اجازت نہیں تھی۔ نورین جب سلطان کو سینکے میں رکھنے کا کہتی تو وہ جھڑپ لگتا تھا۔ جس پر میں نے نورین کو کہا کہ یہاں کے سینکے میں رکھنے پر زور نہ دیا کرے۔ دونوں ساں بیوی کے درمیان کبھی تعلقات اچھے ہو جاتے تھے اور کبھی نفرت، دہائی تک آ جاتی تھی۔ اس سال میدا لاشی سے دتر روڈ قس اچھا خوب نورین کی نانی کا انتقال ہو گیا۔ نورین اپنی نانی کی میت میں آئی لیکن رات کو واپس چلی گئی، اس کے بعد سوئم والے دن آئی اور پھر واپس سسرال چلی گئی۔ سلطان الموم کی کھڑکیاں بنانے کا کام کرتا تھا۔ عید سے قبل اسے کچھ اضافی کام کرنے کی وجہ سے معمول سے زیادہ رقم ملی تو اس نے گائے کی قربانی میں حصہ ڈال دیا۔ عبداللہی کے دوسرے روز نورین اپنے دونوں بچوں اور شوہر کے ہمراہ اپنی دینی کے گھر آئی، کیونکہ غائی کے انتقال کے بعد پہلی عید تھی اور سارا خانہ ان ہی وہاں جمع تھا۔ نورین اور اس کے شوہر نے شام یہاں گزار دی۔ جب رات ہوئے قلی تو نورین سے سب گھر والوں نے کہا کہ ایک رات کے لئے تو تک جاؤ صبح ناشتہ کر کے چلی جانا۔ نورین نے کہا کہ آپ لوگوں کو سلطان کا پتہ ہے، وہ وہ بھی رکھتی دیتے ہیں جس پر گھر والوں نے کہا کہ یہ بیت والا گھر ہے، ہم اس سے بات کر کے دیکھو، وہ مان جائے گا۔ نورین نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شوہر سلطان سے دانی

|

Create a [free website](#) with

|